نتیش کتنے سیکولر ہیں؟

ڈاکٹر محمد منظور عالم بہار کے وزیر اعلی نتیش کمار کی صداقت کا تجزیہ کرتے ہیں جنہوں نے نریندر مودی کے غیر سیکولر طریقوں پر حال ہی میں تنقید کی ہے۔

سب سے پہلے تو ہمیں یہ بات سمجھنی چاہئے کہ سیکولرزم کا مطلب کیا ہے؟ روایتی تعریف 'جو ہم سب کو معلوم ہے' وہ واضح طور پر یہ ہے کہ سیکولرزم کے تحت ملک کا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہوتا، اس وسیع تر دائرے میں بہت سے تغیرات رونما ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر فرانس اس بات پر مصر ہے کہ سرکاری دفتروں کی عمارتوں پر یا ان کے اندر یا کسی بھی عوامی ادارے میں کوئی مذہبی علامت نہیں ہوگی۔ ہندوستان کے اندر بھی ملک کا کوئی مذہب نہیں ہے، تاہم وزرائے اعظم، وزرائے اعلی اور نائب وزراء مستقل طور پر مندروں، درگاہوں اور گرودواروں میں جاتے ہیں، اسی طرح پولس کے لوگ تھانوں کے اندر مندروں میں پوجا کرتے ہیں اور سرکاری ملازمین عدالتی کیمپوں میں مندروں اور مسجدوں میں پوجا اور عبادت کرتے ہیں۔

یہ بات اشارہ کرتی ہے کہ ہندوستان میں ہر شخص کو مذہب اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کی آزادی ہے (یہاں تک کہ سرکاری اور عوامی مقامات پر بھی)۔ اس کے باوجود وہ سیکولر رہتا ہے بشرطیکہ وہ سیکولر آئین پر یقین رکھتا ہو اور ایسے ملک کا خواہاں ہو جس کا کوئی سرکاری مذہب نہ ہو۔

سیکولر انسان کی کچھ اور بھی علامتیں ہیں، کہ مرد ہو یا عورت اس کا ایک مذہب ہو اور وہ مخلصانہ طور پر اس پر عمل پیرا ہو اور وہ دیگر مذاہب والوں کے تئیں کوئی عناد نہ رکھے۔

فطری طور پر ایسا شخص نہ تو کسی دوسرے مذہبی گروہ کے خلاف کوئی نفرت انگیز پروپگنڈہ کرے گا اور نہ اشتعال انگیزی کرے گا۔ اس معیار کی روشنی میں نتیش ایک سیکولر آدمی ہیں، کیونکہ وہ ان ساری چیزوں پر پورا اترتے ہیں جبکہ نریندر مودی ایسے نہیں ہیں، وہ ان شرائط پر پورا نہیں اترتے۔

سیکولرزم کے کئی مرحلے اور درجے ہیں۔ ایک شخص مکمل طور پر سیکولر ہو سکتا ہے جبکہ دوسرے سیکولر شخص کی ساکھ اس حیثیت سے متاثر ہو سکتی ہے کہ وہ برے سیاست دانوں، بیجا تعصب رکھنے والوں یا ایسے لوگوں سے متعلق ہوں جو اس وقت بے عملی کا شکار ہو جب سیکولر آئین پر کوئی سخت لمحہ آجائے یا اسے نقصان پہونچایا جانے لگے اور یہ شخص اس وقت خاموش تماشائی بنا رہے۔ تو اس مقررہ پیمانے کے مطابق کیا نتیش سیکولر ہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ وہ سیکولر تو ہیں لیکن پوری طرح نہیں۔

اب ہم ذرا زیادہ شفاف تجزیہ کریں۔ کیسے سیکولر اچھا سیکولر ہو سکتا ہے؟ اچھا سیکولر ہونے کے لئے آدمی کو دیانت دار بھی ہونا چاہئے۔ پوری طرح سیکولر آدمی کا کوئی رشتہ بی جے پی سے نہیں ہو سکتا جس کے اجتماعی سر پر ہزاروں مسلمانوں کا خون ہے۔ بی جے پی کے امیدوار اقلیتوں کے خلاف (خاص طور پر مسلمانوں کے خلاف، عیسائیوں کے خلاف) جذبات بھڑکا کر اور کبھی کبھی مسلمانوں کے خلاف جنون کی فضا پیدا کر کے انتخاب جیتتے ہیں۔

نتیش بی جے پی کی مدد سے حکمرانی کرتے رہے ہیں، اس سیکولر مخالف پارٹی کو اس بات کی آزادی دیتے ہوئے کہ وہ عیاری پر مبنی

ایجنڈہ کو آگے بڑھا سکے۔ نائب وزیر اعلیٰ اپنے سیکولر خیالات کے لئے نہیں جانے جاتے اور نہ بہار حکومت کا بی جے پی کا گروہ بی جے پی کی دوسری حکومتوں سے کسی طرح مختلف ہے۔

نتیش کبھی کبھی نوٹو میں ہنستے ہوئے نظر آتے ہیں (کسی کی قیمت پر کوئی نہیں جانتا)، اپنے نائب وزیر اعلیٰ کے ساتھ اسی طریقہ سے ان کا فوٹو کچھ ٹائم پہلے تک نریندر مودی کے ساتھ ساتھ ہنستے ہوئے لیا گیا کہ معصوموں کے خون کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ غیر سیکولر نریندر مودی اور نتیش کمار کے درمیان بہت سی ملتی جلتی باتیں ہیں، مودی کا سدبھاؤنا کا کھیل اس وقت ختم ہو گیا جب انہوں نے چند ماقبل ایک مسلمان کو جالی دار ٹوپی دینے سے انکار کر دیا، نتیش بھی اس معاملے میں کچھ زیادہ پیچھے نہیں ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں ایک مسلمان حامی کو چادر دینے سے انکار کر دیا۔

دراصل نتیش بنام سیکولرازم کہاں ہیں؟ انہوں نے مودی کی ملک کے وزارتِ عظمیٰ کی دعویداری اس بنیاد پر مخالفت کی کہ وزیر اعظم کو سیکولر امیج کا ہونا چاہیے جب کہ تفسیر نہیں ہیں۔ تاہم اسی روانی میں وہ ایل کے اڈوانی کو سیکولر آدمی قرار دیتے ہوئے ان کی تعریف کرتے ہیں جو بہت سی نفرت انگیز لہروں کے ذمہ دار ہیں۔ نتیش اٹل بہاری واجپئی کی بھی تعریف کرتے ہیں کہ وہ سیکولر آدمی ہیں جب کہ انہوں نے ۲۰۰۲ء کے گجرات واقعات کو روکنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ماضی میں سنگھ کے مسلم مخالف تشدد کی مخالفت کی۔ ایسا لگتا ہے کہ نتیش نہ تو مخلص ہیں اور نہ وہ مطمئن ہیں جب وہ اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ سانپ راج اور ناگ راج کے درمیان فرق کر سکیں۔

آخری تجزیہ میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ نتیش ذاتی طور پر ایک سیکولر آدمی ہیں لیکن وہ برے فرقہ وارانہ لوگوں کی رفاقت کی وجہ سے خرابیوں میں ملوث ہیں۔ اپنی سماجی تربیت اور اپنے بیک گراؤنڈ کی سیکولر قدروں کے باعث نتیش اب بھی ایک سیکولر ستون ہیں مخلوط سیاست کی مجبوریوں نے انہیں ایک بری تصویر دی ہے۔ اپنی سیکولر روح کو واپس لانے کے لیے غیر سیکولر رفیقوں کی جانب کم دیکھنا ہوگا۔